سلسلہ اشاعت بعنوان رد بریلویت (۱)

احمد رضا کے باغی بریلوی

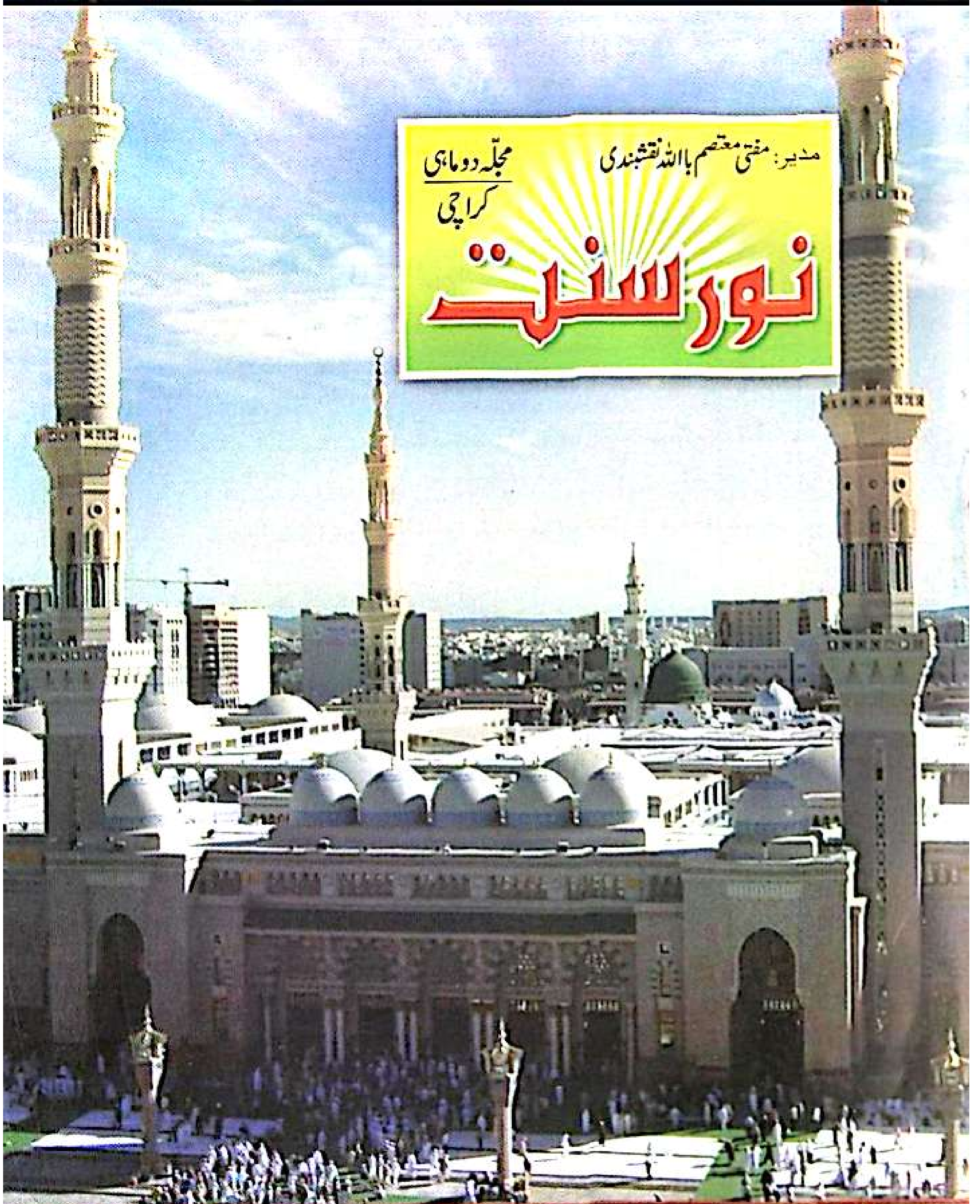
حصہ اول





مرتب۔۔مناظر اہل سنت قاطع شرک و بدعت
حضرت مولانا ابو عبداللہ حنفی صاحب دامت برکاتہم

پی ڈی ایف پیش کش۔۔اہل سنت لائبریری۔۔ایڈمن محمد سعد حنفی
https://t.me/taqviyatuleemaan



ناشر: انجمن اہلسنت والجماعت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمد رضا کے باغی بریلوی (قسط اول)

از۔ مناظرِ اہلسنت مولانا ابوعبداللہ الحنفی

رضا خانیوں کے متعلق احمد رضا کی وہ نصیحت دیکھئے جو انہوں نے وفات سے دو گھنٹے سترہ منٹ پہلے تحریر کرائی کہ:

''میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے''۔

وصایا شریف، ص ١٠

احمد رضا خان نے اپنے دین پر مضبوطی سے قائم رہنے کے فرض ہونے کا جو حکم صادر کیا تھا مولوی عبدالمصطفیٰ ازھری بریلوی اسی کو آگے چلاتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''ہمارا مسلک اعلیٰ حضرت کی اتباع ہے''۔ رسائل رضویہ، ص، ٤٨٤، ج ٢

لیکن افسوس کے تحریراً اس بات کے اقرار کے باوجود عملاً بریلوی کس صاف اور واضح انداز میں احمد رضا خان کی بغاوت کے مرتکب ہیں اسکا آنے والے صفحات میں پتہ چل جائے گا، احمد رضا خان کو چودہ سو سال کے علمائے امت سے زیادہ مقام دینے اور انھیں غلطیوں سے محفوظ قرار دینے کے باوجود ان کے من پسند مسائل پر عمل کرنا اور دیگر کو درخور اعتناء بھی نہ سمجھنا بغاوت کی اعلیٰ مثال نہیں تو کیا ہے؟

چاہیے تو یہ تھا کہ شریعت کے مسائل پر سر تسلیم خم کر دیتے قرآن وحدیث کے ثابت شدہ احکام مان لیتے اور کچھ نہ سہی تو جس رضا خانی دین کا خود کو پیروکار کہتے ہیں اسی کے پیشوا کی صحیح تعلیمات پر عمل پیرا ہو جاتے۔

لیکن دین اسلام سے صرف نظر کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے قائد اور امام کی تعلیمات سے بریلوی کس طرح قولاً وعملاً بغاوت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ جہاں جی چاہا مان لیا اور جہاں اپنی پسند نظر نہ آئی وہاں کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے آگے چل دینا کیسی کھلی بغاوت ہے۔

لہٰذا ہم زیر نظر رسالہ میں احمد رضا خان کی کتابوں سے حوالہ جات دکھائیں گے اور پھر موجودہ رضا خانیوں کی طرف سے احمد رضا کے اس فتوے سے بغاوت بھی پیش نظر رکھنا کہ آج کے رضا خانی ان مسائل میں کس طرح احمد رضا سے انحراف اور بغاوت کر رہے اور پھر ان بغاوت کرنے والوں میں صرف عوام ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے القابات والے رضا خانی بھی ملوث ہیں۔

اگر احمد رضا خان کے فتوؤں میں بتائی ہوئی برائیوں میں صرف عوام ہی ملوث ہوتی تو ہم اسے ''عوامی بغاوت'' کا مرتبہ دیتے۔لیکن یہاں دیکھئے عوام کی ان بغاوتوں پر انھیں حوصلہ دینے والے یہی رضا خانی اور دین رضوی کے پاسدار کہلانے والے علماء بریلویت ہیں۔اسکا اعتراف خود ایک بریلوی مولوی نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

> ''میں نے سوچا کہ عوام الناس کا اس میں قصور نہیں، اصل میں قصور ہے ان لوگوں کا جو بشکل علماء و مشائخ و پیر و صوفی نظر آتے ہیں''۔

ہم نے اس تحریر میں نصف صد کے قریب احمد رضا کے وہ اقوال نقل کیے ہیں کہ جن کی قولاً یا فعلاً بغاوت کا اس وقت ہر صاحب عقل نظارہ کر سکتا ہے۔اگر نصرتِ خداوندی شامل حال رہی اور وقت کے حوادث سے ڈھیر نہ ہوئے تو بشرطِ زندگی (انشاء اللہ) ہم ایسی دیگر درجنوں باتیں بھی نقل کریں گے، جن میں موجودہ دور کے رضا خانی حضرات کی اپنے ''بڑے صاحب'' سے بے رخی اور بغاوت نمایاں ہوگی۔

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زباں میری ہے بات انکی
انہی کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات انکی

پیروں کی تصویر رکھنا بت پرستی

مولوی احمد رضا بریلوی لکھتے ہیں:

> ''میں نے سوچا کہ عوام الناس کا اس میں قصور نہیں، اصل میں قصور ہے ان لوگوں کا جو بشکل علماء و مشائخ واللہ عزوجل ابلیس کے مکر سے پناہ دے، دنیا میں بت پرستی کی ابتداء یونہی ہوئی کہ صالحین کی محبت میں انکی تصویریں بنا کر گھروں اور مسجدوں میں تبرکا

رکھیں اور ان سے لذت عبادت کی تائید سمجھی، شدہ شدہ وہی معبود ہوگئی۔ پیر وصوفی نظر آتے ہیں"۔

فتاوی رضویه ،ص، ۵۷۳، ج ۲٤

مزید دوسری جگہ احمد رضا خان کا فتویٰ ہے کہ:

"اور اس میں کسی معظم دینی کی تصویر ہونا نہ عذر ہوسکتا ہے نہ اس وبال عظیم سے بچا جاسکتا ہے بلکہ معظم دینی کی تصویر زیادہ موجب وبال ونکال ہے کہ اس کی تعظیم کی جائیگی اور تصویر ذی روح کی تعظیم خاص بت کی صورت اور گویا ملت اسلامیہ سے صریح مخالفت ہے ابھی حدیث سن چکے کہ وہ ( ) اولیاء بھی کی تصویر رکھتے تھے جس پر ان کو بدترین خلق اللہ فرمایا گیا انبیاء علیھم السلام سے بڑھ کر کون معظم دین ہوگا"۔

العطایا القدیر فی حکم التصویر ، فتاوی رضویه ،ص، ۵۷۷، ج،۲٤،رضا فائونڈیشن لاھور

احمد رضا خان کی مذکورہ تعلیم دیکھئے اور دوسری جانب بریلوی علماء وعوام کا یہ عمل بھی ملاحظہ فرمائیں۔
ماہنامہ کنز الایمان لاہور لکھتا ہے:

"(بریلوی) علماء حضرات منبر رسول پر کھڑے ہوکر ان (دیدار علی شاہ اور احمد رضا) کی تصاویر فروخت کر رہے ہیں"۔ ماھنامه کنز الایمان جولائی ۱۹۹۷

شریعت کی دھجیاں بکھیرنے والے اور منبر ومحراب کی تقدس کو پامال کرنے والے یہ رضاخانی علماء جہاں ایک طرف دینی بے راہ روی کے مرتکب ہورہے ہیں تو دوسری جانب یہ حضرات تعلیم احمد رضا خان سے بھی بغاوت کر رہے ہیں۔

بزرگوں کے سامنے زمین چومنا حرام

احمد رضا لکھتا ہے:

"عالموں اور بزرگوں کے سامنے زمین چومنا حرام ہے۔۔۔ زمین بوسی حقیقتا سجدہ نہیں

کہ سجدہ میں پیشانی رکھنی ضروری ہے جب اس وجہ سے حرام اور مشابہ بت پرستی کہ صورت قریب سجود ہے تو خود سجدہ کس درجہ سخت حرام اور بت پرستی کا مشابہ تام ہوگا"۔

تعلیمات اعلیٰ حضرت، ص ۱۶۸

بزرگوں کے سامنے زمین چومنے کو حرام اور بت پرستی کے مشابہ قرار دینے والے احمد رضا، رضاخانیوں کے ہاں کس مرتبہ والے ہیں۔

لیکن اس فتویٰ کی مخالفت کرنے والے رضاخانی بتائیں کے کیا وہ احمد رضا کے باغی نہیں ہیں۔؟ جایئے ذرا ایک بار مزاروں کا چکر لگا کر دیکھئے کہ وہاں یہ کام کرنے والے کس مسلک سے متعلق ہیں؟

وہاں موجود سجادنشین ان تمام حرکتوں پر چپ سادھے عوام کو اس تمام اعمال کی اجازت دیئے ہوئے ہیں اور ان کو ڈر ہے کہ اگر وہ ان حرکتوں کے خلاف بول پڑے تو ان کی سجادگی ملیا میٹ ہو جائیگی۔امت گمراہی کے گڑھے میں گرتی رہے اس سے ان جعلی سجادہ نشینوں کو کوئی سروکار نہیں۔بس ان کی عزت وناموس میں کوئی فرق نہ آنے پائے۔

اگر کسی نے عوام کو روکنے کی کوشش کی تو جھٹ سے اس پر وہابیت کا فتوی داغ دیا جاتا ہے۔تقریروں وتحریروں میں اپنے عقلی ڈھکوسلوں کے ذریعے عوام کو جواز کے بنڈل فراہم کرتے رہے ہیں۔تاکہ کہیں ہمارے ماننے والوں اور نذرانے دینے والوں کے ہجوم میں کمی نہ آجائے۔اور صرف زمین بوسی ہی نہیں بلکہ سجدہ تعظیمی جیسے اشد حرام عمل میں بھی نرمی برت کر عوام کے حوصلے باندھتے رہتے ہیں حالانکہ اس کے متعلق احمد رضا خان کا یہ واضح فتویٰ ہے۔

تعظیمی سجدہ حرام ہے

"سجدہ تحیہ حرام وگناہ کبیرہ"۔

فاضل بریلوی اور امور بدعت، ص ۱۶۲

"سجدہ تحیہ حرام وگناہ کبیرہ بالیقین اور اس کے کفر ہونے میں اختلاف علماء دین اور ایک جماعت فقہا سے تکفیر منقول ہے"۔

الذبدة الزکیه، فتاویٰ رضویه، ص ۴۳۹، ج ۲۲، رضا خان فائونڈیشن لاھور

احمد رضا خان کے اس فتوے سے معلوم ہوا کہ سجدہ تعظیمی حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور فقہاء کی ایک جماعت نے تو اس کے مرتکب کو کافر تک کہا ہے۔

لیکن اس فتوے کی عمومی بغاوت کو دیکھنا ہو تو مزارات کا ایک چکر ہی عقل کے سارے بند کھول دے گا ہماری طرف سے کیا جانے والا احتجاج بسا اوقات اس لیے بھی کارگر نہیں ہوتا کہ رضا خانی علماء ان سجدہ ریزی کے مرتکب افراد کے کاندھے تھپکاتے رہتے ہیں اور ہمارے خلاف ان کے کان بھرتے رہتے ہیں۔

موحد وہ جو غیر اللہ کے آگے نہیں جھکتے
وہ پیشانی پر داغ شرک لگوایا نہیں کرتے

اور اگر آپ ''قبروں کو طواف'' قبروں کو سجدہ، اور قبر کو چمٹ کر بوسہ دینے والوں کو دیکھنا چاہیں تو ایک ہی مزار کا سفر آپ کے شک کو یقین میں بدلنے کے لیے کافی ہو جائے گا۔

غیر کعبہ کو طواف ناجائز ہے

احمد رضا خان لکھتا ہے:

''بلاشبہ غیر کعبہ معظمہ کا طواف تعظیماً ناجائز ہے اور غیر خدا کو سجدہ ہماری شریعت میں حرام ہے اور بوسہ قبر میں علماء کو اختلاف ہے اور احوط منع ہے خصوصاً مزارات طیبہ اولیائے کرام کہ ہمارے علماء نے تصریح فرمائی کہ کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ سے کھڑا ہو یہی ادب ہے پھر تقبیل کیونکر متصور''۔ احکام شریعت، ص، ۲۵۸

قبروں کو بوسہ دینا

سوال: بوسہ قبر کا کیا حکم ہے؟

جواب: بعض اہل علم اجازت دیتے ہیں اور بعض روایات بھی نقل کرتے ہیں مگر جمہور علما مکروہ جانتے ہیں تو اس (بوسہ قبر) سے احتراز ہی چاہیے۔

فتاوی رضویہ، ص ۵۲۶، ج،۶

میں نہیں سمجھتا کہ:

احمد رضا خان کے ان واضح فتوؤں کے باوجود بھی رضا خان کھلانے والے ان مسائل سے اعراض اور روگردانی کریں گے۔ مزارات کو طواف کرنے والے رضا خان اگر شریعت کے مسائل کو ماننے کیلئے تیار ہیں تو احمد رضا خان کے مسلک کو بھی مان کر ان حرکات سے باز آجائیں۔

روضہ کو طواف وسجدہ نہ کرو

احمد رضا خان لکھتا ہے:

''روضہ انور کا نہ طواف کرو نہ سجدہ نہ اتنا جھکنا کہ رکوع کے برابر ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم انکی اطاعت میں ہے''۔ تعلیمات اعلیٰ حضرت ،ص، ۱۸۰

رسول اللہ ﷺ کی تعظیم انکی اطاعت میں ہے۔ یہ بات اگر کوئی سنی کہہ دیتا تو جھٹ سے اس پر فتویٰ لگ جاتا کہ تم تعظیم نبی کے قائل نہیں ہو۔
لیکن احمد رضا خان کی طرف اس بات کے کہے جانے کے بعد رضا خانیوں کے پاس کیا بہانہ بچے گا۔؟

سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا
دل تھا ساجد نجدیا پھر تجھ کو کیا

یہ شعر پڑھنے والے رضا خانی، احمد رضا کے اس فتوے کو ایک بار پھر پڑھ لیں۔

بچوں کے سروں پر پیر کے نام کی چوٹی

''جو بعض جاہل عورتوں میں دستور ہے کے بچے کے سر پر بعض اولیاء کرام کے نام کی چوٹی رکھتی ہیں اور اس کی کچھ میعاد مقرر کرتی ہیں اس میعاد تک کتنی ہی بار بچے کا سر منڈھے وہ چوٹی برقرار رکھتی ہے پھر میعاد گزار کر مزار پر لیجا کر وہ بال اتارتی ہیں، تو یہ محض بے اصل وبدعت ہے (واللہ اعلم)''۔

فتاویٰ افریقہ ،ص، ۸۰، برکاتی پبلیشرز کراچی

بعض رضا خانی کہلانے والوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ پیروں کے نام کی چوٹیاں رکھ کر پھرتے

ہیں، اوران بچوں کے سروں سے وہ مخصوص چوٹی نہیں کاٹتے، ایسے رضاخانیوں کے خلاف احمد رضا کا یہ فتویٰ انکی برہنہ پیٹھ پر تازیانہ ہے۔

اوراس عمل کواحمد رضا نے بدعت کہہ کر بدعتیوں کی کیسی صاف نشاندہی کی ہے۔

مزاروں پر جانے والی عورتوں پر اللہ کی لعنت

احمد رضا خان کا فتویٰ ہے:

''عورتوں کو مزارات اولیاء ومقابر عوام دونوں پر جانے کی ممانعت ہے''۔

تعلیمات اعلیٰ حضرت ص، ۱۸٤، احکام شریعت، ص، ۱۷۳

احمد رضا خان کی اس تعلیم سے آج بریلوی کہلانے والے کس کھلے بندوں بغاوت کر رہے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں، قبروں پر میلے لگا کر قوالیوں، اور ڈھولکوں کے ساتھ قبرستان کو مقام عبرت کے بجائے شادی ہال بنا رکھا ہے۔

اور پھر عورت کو وہاں لے جا کر جس طرح احادیث کے مطابق وہ لعنت کی مرتکب ہوتی ہیں وہاں عورتوں اور مردوں کے اختلاط سے بھی کئی برائیاں کمائی جاتی ہیں۔

مولوی احمد رضا صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں:

''غنیۃ میں ہے یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اور کس قدر صاحب قبر کی جانب سے جس وقت وہ گھر ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے اور جب تک واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں، سوائے روضہ انور کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں''۔

ملفوظات ص، ۲۳۷

احمد رضا کے فتوے کے پیش نظر موجود رضا خانی جو کہ قبروں پر عورتوں کے جانے کی چھوٹ دیتے ہیں یا وہ عورتیں جو خود انکی کی مرتکب ہوتی ہیں وہ کتنی لعنت کی مستحق ہیں کہ گھر سے ارادہ نکلنے کا کرتے ہی ان پر لعنت شروع ہو جاتی ہے۔

پیر سے پردہ واجب ہے

احمد رضا لکھتا ہے:

''پردے کے باب میں پیرو غیر پیر ہر اجنبی کا حکم یکساں ہے جوان عورت کو چہرہ کھول کر بھی سامنے آنا منع ہے اور بڑھیا کے لیے جس سے احتمال فتنہ نہ ہو مضائقہ نہیں، مگر ایسے خاندان کی نہ ہو جس کا یوں بھی سامنے آنا اس کے اولیاء کے لیے باعث ننگ و عار یا خود اسکے واسطے وجہ انگشت نمائی ہو''۔الخ۔۔تعلیمات اعلیٰ حضرت ، ص،۱۰۷

احمد رضا خان دوسری جگہ لکھتا ہے

''پیر سے پردہ واجب ہے جبکہ محرم نہ ہو''۔احکام شریعت ص،۱۹۸

اور ایک جگہ لکھتا ہے کہ؛

''بے شک پیر مرید کا محرم نہیں ہو جاتا نبی علیہ السلام سے بڑھ کرامت کا پیر کون ہوگا؟ وہ یقیناً ابوالروح ہوتا ہے، اگر پیر ہونے سے آدمی محرم ہو جایا کرتا تو چاہیے تھا کہ نبی سے اس امت کی کسی عورت کا نکاح نہ ہو سکتا''۔ تعلیمات اعلیٰ حضرت ،ص،۱۰۸

موجودہ دور میں کچھ نا بریلوی اہل گدی نشین ایسے بھی ہیں کہ ان کے پاس ہر وقت عورتوں کی جھرمٹ رہتی ہے، ان عورتوں کا خیال ہوتا ہے کہ یہ تو ہمارے پیر صاحب ہیں بھلا ان سے کیا پردہ ہے؟ اور ان سے تو ہم پوشیدہ ہو ہی نہیں سکتیں۔اور یہ سوچ انہوں نے یہاں سے قائم کی ہے کہ:

چونکہ پیر صاحب ہر جگہ موجود ہے اور علم غیب جاننے والا ہے اور کائنات کو ہتھیلی کی مثل دیکھ رہا ہے۔لہٰذا ہم پردہ کریں بھی تو پیر صاحب سے بھلا کہاں چھپ سکتی ہیں۔؟

ان تصورات کو سامنے رکھتے ہوئے وہ پیر سے پردے کو ایک بے ہودہ کام سمجھتی ہیں۔

ایسے لوگوں پر احمد رضا خان کا فتویٰ موجود ہے، پھر سے ملاحظہ فرمالیں۔اور ظاہر ہے کہ بے پردہ عورتوں سے اختلاط کرنے والا پیر جاہل شیطان ہی ہو سکتا ہے۔

جاہل پیر شیطان ہے

احمد رضا خان سے کسی نے سوال کیا۔

عرض۔جاہل فقیر کا مرید ہونا شیطان کا مرید ہونا ہے۔؟

ارشاد۔ بلاشبہ   ملفوظات ص، ۲۲۴

یعنی بلاشبہ جاہل فقیر کا مرید ہونا شیطان کا مرید ہونا ہے۔

پاکستان بھر میں کتنے ہی ایسے جاہل رضا خانی پیر ملتے ہیں کہ جن کے حلقہ بیعت میں بہت سے رضا خانی اور بریلوی شامل ہیں، کیا یہ سب کے سب احمد رضا کے فتوے کے تناظر میں شیطان کے مرید نہیں ہیں؟

اور کیا اس بیعت کے بعد یہ رضا خانی دین احمد رضا سے بغاوت کے مرتکب نہیں ہیں؟

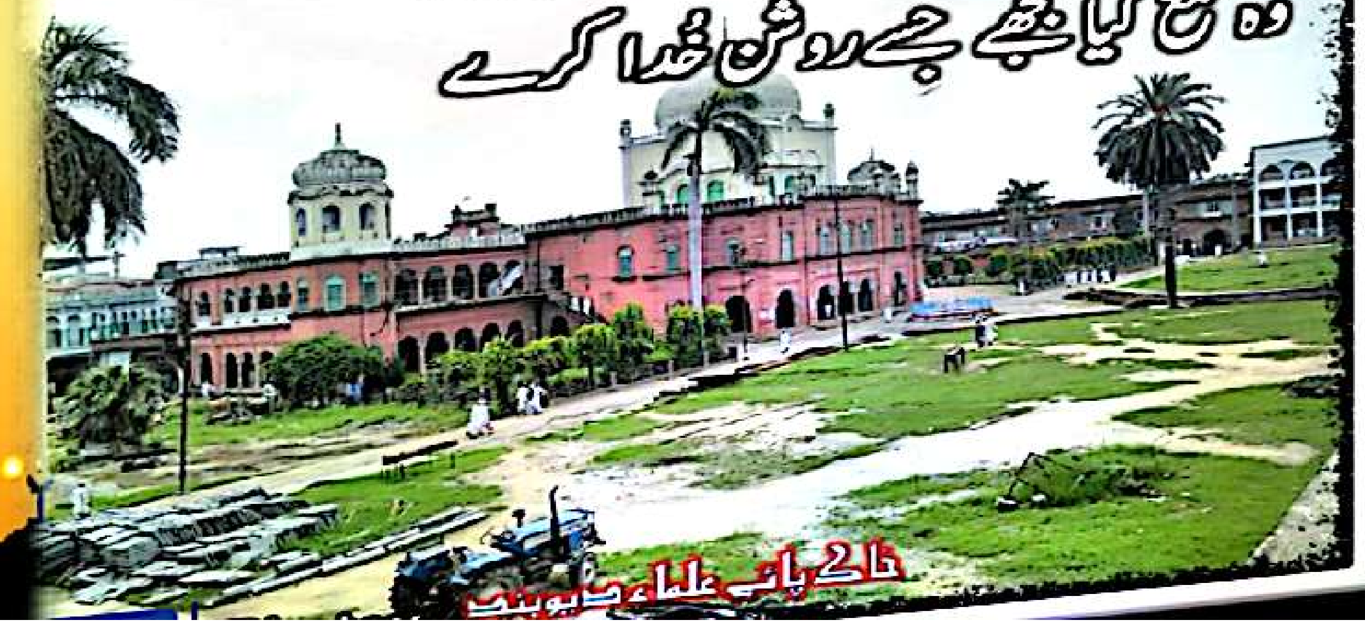






https://t.me/taqviyatuleemaan

فانوس بن کر جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے







سلسلہ اشاعت بعنوان رد بریلویت (۲)

احمد رضا کے

قسط دوم

باغی بریلوی

مناظر اسلام قاطع شرک و بدعت حضرت
مولانا ابو عبداللہ حنفی صاحب

پیش کش اہل سنت لائبریری اینڈ ---
https://t.me/taqviyatuleemaan
ایڈمن محمد سعد حنفی

آنکھیں اب رشک طور رہتی ہیں یعنی محو حضور رہتی ہیں

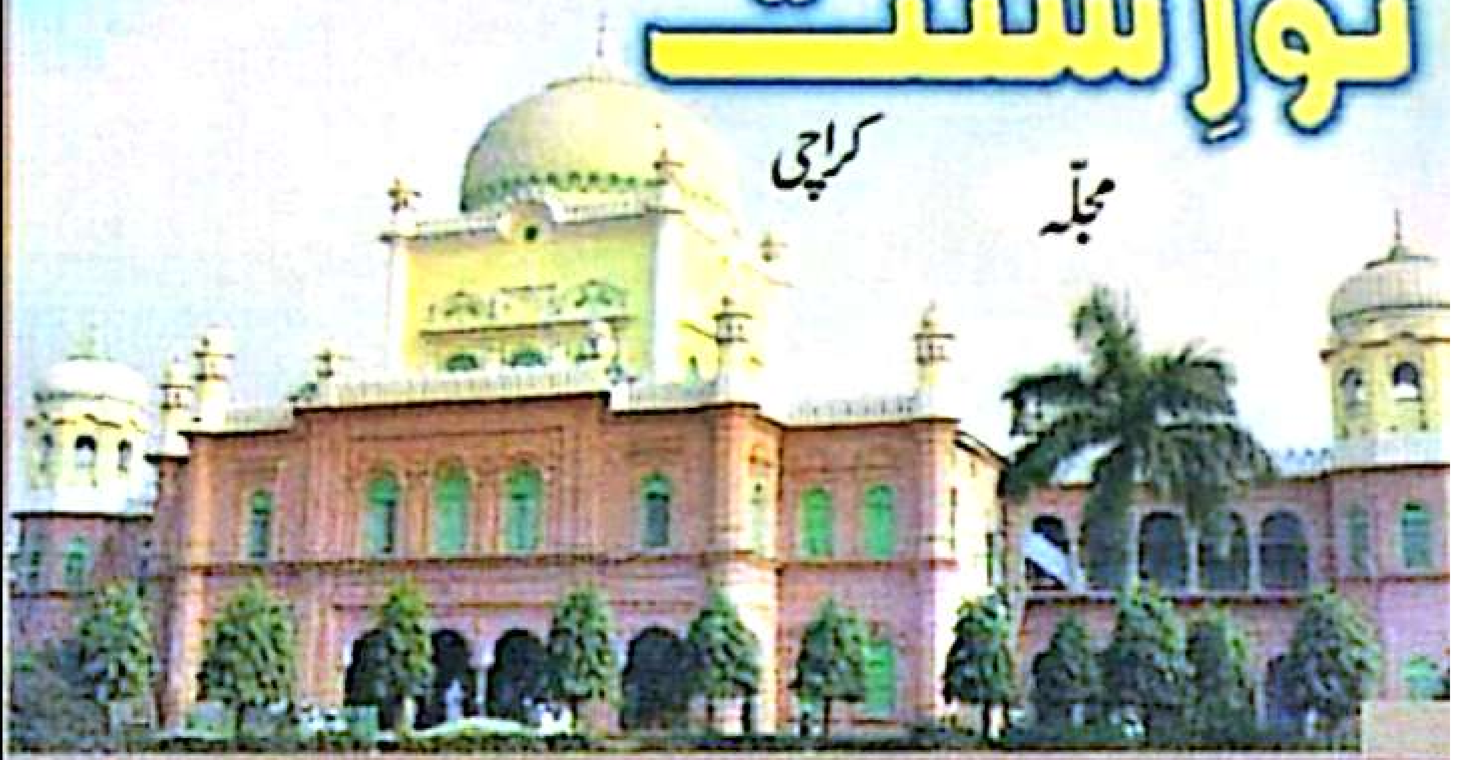
نور سنت ہے جن کی قسمت میں بدبختیں ان سے دور رہتی ہیں

دوماہی

نورِ سنت

کراچی

مجلہ



مسلک اہل السنۃ والجماعۃ کا ترجمان

مدیر اعلیٰ

علامہ مفتی محمد معاویہ قادری

ناشر

انجمن دعوۃ اہل السنۃ والجماعۃ (پاکستان)

دوماہی

مجلہ

نورِ سنت

کراچی

مسلکِ اہلِ السنت والجماعت کا ترجمان

شمارہ نمبر 2



هدیه 25 روپے

نور سنت انٹرنیٹ پر پڑھیے:

www.nooresunnat.tk

اہل السنۃ کا نمائندہ چینل یوٹیوب پر دیکھیے:

youtube/rahesunnat

ای میل ایڈریس:

nooresunnat.mujallah@gmail.com

بیاد

نقیب اہلسنت مولانا محمد منظور نعمانی رحمہ اللہ

بدعا

امام اہل السنت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ

بطرز

عبد الرشید

ناشر

انجمن دعوة اهل السنة والجماعة

احمد رضا خان کے باغی بریلوی

مناظر اہلسنت مولانا ابو عبداللہ الحنفی

(قسط دوم)

انگوٹھے چومنے کو سنت کہنا غلطی ہے

احمد رضا کا فتویٰ ہے:

''اذان میں وقت استماع نام پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھوں کے ناخن چومنا آنکھوں پر رکھنا کسی حدیث صحیح مرفوع سے ثابت نہیں یہ جو کچھ اس میں روایت کیا جاتا ہے کلام سے خالی، پس جو اس کے لیے ایسا ثبوت مانے یا سے مسنون و موکد جانے یا نفس ترک کو باعث زجر و ملامت کہے وہ بے شک غلطی پر ہے''۔

﴿ابر المقال، مجموعہ رسائل اعلیٰ حضرت ص، ۱۵۵، حصہ دوئم، فتاویٰ رضویہ ص، ۳۵۲، ج، ۲۲﴾

بقول احمد رضا خان کے انگوٹھے چومنے کی روایت کسی صحیح مرفوع طریقے سے ثابت نہیں اور اس انگوٹھے چومنے کو سنت اور موکد جاننے والے یا ثابت ماننے والے اور انگوٹھے نہ چومنے والے کو ملامت کرنے والی غلطی پر ہیں۔

جبکہ دوسری جانب آج کے رضا خانیوں نے اس عمل کو کتنا بڑا مقام دے رکھا ہے اور پھر انگوٹھے نہ چومنے والوں کو یہ کہنا کہ (ان کو) عداوت رسول اللہ ﷺ ہے۔

جاء الحق ص، ۳۷۲

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی ہے۔(معاذ اللہ)

احمد رضا خان کے فتوے سے کیسی دن سے زیادہ روشن اور کھلی بغاوت ہے۔رضا خانی مسجدوں میں اگر کسی نے انگوٹھے نہ چومے تو وہاں موجود بریلوی حضرات کے فتوے سننے کے لیے آزمائش شرط ہے، احمد رضا کے اس مسلک سے بغاوت بھی بریلویوں کو رضا خانیت سے باہر کرنے کے لیے کافی ہوگی۔

تاریخ ولادت ۸ ربیع الاول پر علماء کا اجماع ہے

احمد رضا لکھتا ہے:

''اکثر محدثین اور مورخین کے نزدیک تاریخ ولادت آٹھ ربیع الاول ہے اہل زیج نے اجماع کیا ہے، ابن حزم اور حمیدی نے اسی کو مختار کہا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم نے یہی روایت کیا ہے''۔

(نطق الھلال ص ۱۲)

احمد رضا کے مسلک کے مطابق نبی ﷺ کی تاریخ پیدائش ۸ ربیع الاول ہے اور اسی پر علماء کا اجماع ہے جبکہ موجودہ رضا خانیوں کی بغاوت ملاحظہ فرمائیں کہ وہ احمد رضا کے اس بیان کردہ اجماع سے ہٹ کر تاریخ میلاد ۱۲ ربیع الاول بتا رہے ہیں جہاں ایک طرف وہ اپنے اس عمل سے احمد رضا کے دین رضا خانی سے بغاوت کے مرتکب ہو رہے ہیں، دوسری طرف وہ لوگ نبی ﷺ کی تاریخ وفات پر خوشی منا کر اپنا شمار غیروں میں کر رہے ہیں۔

وفات شریف ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی

احمد رضا خان نے لکھا ہے کہ:

''یعنی حضور ﷺ کی وفات شریف روز دوشنبہ بارھویں تاریخ ربیع الاول مبارک کو ہوئی''۔

(نطق الھلال ص ۱۳)

اس وفات شریف کی تاریخ پر خوشیاں منانے والے رضا خانی بتائیں کہ کیا کسی کی وفات پر خوشیان منانے والے متوفی کے عاشق کہلانے کے حق دار رہتے ہیں۔ اور پھر دیکھئے کہ دین رضوی کے دعویدار اس جگہ اپنے احمد رضا خان سے کس طرح بغاوت کر کے تنہا ہو چکے ہیں۔ کیا حضور نبی کریم ﷺ کی وفات پر خوشیاں منانا رضا خانیوں کو عملی باغی ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں؟ عشق و محبت کے نام پر دین محمدی علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام پر یہ ظلم و ستم اور اس انحراف نے بریلویوں کو کہیں کا بھی نہیں چھوڑا۔

کیے اس عشق میں بھی لاکھوں ستم تم نے
اگر تم خسمگی ہوتے تو کیا کرتے

ربیع الاول کے جلوس اور تماشے

اور پھر اس دن ۱۲ ربیع الاول کو جلوس نکالنا اور مٹھائیاں بانٹنا۔ بریانی نچھاور کرنا، حلوے

مانڈے انڈیلنا روٹیاں پھینکنا، شربت نثار کرنا، ان سب کاموں کو احمد رضا نے اپنی زندگی میں کتنی بار کیا ہے۔؟
اگر نہیں کیا۔؟ اور ہرگز نہیں کیا تو پھر یہ رضوی مسلک اور رضا خانی مذہب سے بغاوت نہیں ہے۔؟ ۱۲ جھنڈیاں لگانا۔ اپنی مسجد کے امام کو ۲۰۰ روپے یا ۱۱۲ روپے یا صرف ۱۲ روپے دینے کا جواز دین رضوی میں کہاں ہے۔؟ اس دن بعض جگہوں پر مرغے لڑانا اور مکہ و مدینہ کے ماڈل بنا کر سڑکوں پر رکھنے کی اجازت احمد رضا خان نے کب دی ہے۔؟ کیا یہ سب دین رضا خانی سے بغاوت نہیں ہے۔؟ اور پھر ان میلاد خوانوں پر بھی غور کیجئے وہ کس قسم کے ہوتے ہیں؟۔

داڑھی منڈا میلاد خواں

احمد رضا خان نے لکھا ہے:

"داڑھی منڈوانے والے سے میلاد پڑھوانا کیسا ہے؟
جواب: افعال مذکورہ سخت کبائر سے اور ان کا مرتکب اشد فاسق و فاجر مستحق عذاب یزدان و غضب رحمٰن اور دنیا میں مستوجب ہزاراں ذلت و ہوان۔ خوش آوازی یا کسی علت نفسانی کے باعث اسے منبر و مسند پر کہ حقیقۃً مسند حضور پر نور سید عالم ﷺ ہے تعظیماً بٹھانا اس سے مجلس مبارک پڑھوانا حرام ہے"۔
(تعلیمات اعلیٰ حضرت ص ۳۸، فتاوی رضویہ ص ۔۔۔ جلد دہم)

عید میلاد النبی ﷺ کے چھوٹی مجلسوں سے لے کر مرکزی جلوس تک تقریباً سب ہی میں داڑھی منڈوں کو منبر سے دعوت دیکر بلایا جاتا ہے اور پھر ان سے میلاد نامے پڑھوائے جاتے ہیں تو یہ میلاد پڑھوانے والے احمد رضا خان کے فتوے کے مطابق گناہِ کبیرہ کے مرتکب، اشد فاسق، مستحق عذاب اور اللہ کے غضب کے مستوجب ٹھہرتے ہیں۔ ان داڑھی منڈوں سے میلاد پڑھوا کر اور زینت مجلس بنا کر بٹھانے والے رضا خانی احمد رضا خان کے اس فتوے کو پھر ایک بار دیکھیں۔
کیا دین رضوی بھی اس بات کی اجازت دیتا ہے۔؟
احمد رضا کے مسلک پر قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض قرار دینے والے رضا خانی اس مسئلے میں

احمد رضا کے مسلک کی کیسی کھلی بغاوت کر رہے ہیں۔

لڑکوں کی نعت خوانی

احمد رضا خان کی تحریر دیکھیں وہ لکھتا ہے:

''امرد کہ اپنی خوبصورتی یا خوش آوازی سے محل اندیشہ وفتنہ ہو خوش الحانی میں اس سے باز و بنانے سے ممانعت کی جائے گی منقول ہے کہ عورت کے ساتھ دو شیطان ہوتے ہیں اور امرد کے ساتھ ستر شیطان، خوبصورت امرد کا حکم مثل عورت کے ہے''۔

﴿تعلیمات اعلیٰ حضرت ص ۱۱۲﴾

اس جگہ احمد رضا خان نے بتایا ہے کہ خوبصورت امرد کے ساتھ عورتوں سے بھی زیادہ شیطان ہوتے ہیں۔ لیکن آج کل کے میلادوں میں شاید کوئی جلسہ بھی خالی نہیں کہ جس میں امرد (نوعمر لڑکوں) سے نعتیں نہ پڑھوائی جاتی ہوں۔ اس بغاوت کے باوجود وہ خود کو احمد رضا خان کا معتقد کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

نوعمر لڑکون کو زینت محفل کے طور پر پیش کر کے اپنی مجالس کی تعداد بڑھانے کی پالیسی اختیار کرنے والے رضا خانی احمد رضا کے فتوے سے تصادم کیوں کر رہے ہیں؟

احمد رضا خان لکھتا ہے کہ:

عرض : میلاد خواں کے ساتھ اگر امرد شامل ہوں یہ کیسا ہے؟

ارشاد : نہیں چاہیے۔ ﴿ملفوظات ص ۲۳۷﴾

میلاد خواں کے ساتھ امرد (نوعمر لڑکے) نہیں ہونا چاہیے احمد رضا کے اس فتوے کو پڑھنے کے بعد ذرا میلاد کے جلوس کا معائنہ کیجئے کہ کس طرح ''مدنی منوں'' کو اس دن جلوسوں اور جلسوں میں شریک کر کے نعت خوانی کرا کے رضا خانی احمد رضا کے فتوے سے کھلی بغاوت کر رہے ہیں۔

شہادت نامے پڑھنا

تعلیم احمد رضا ملاحظہ فرمائیں:

''شہادت نامے نثر یا نظم جو آج کل عوام میں رائج ہیں اکثر روایات باطلہ بے سروپا سے مملو اور اکاذیب موضوعہ پر مشتمل ہیں ایسے بیان کا پڑھنا اور سننا وہ شہادت نامہ ہو خواہ کچھ اور۔ مجلس میلاد مبارک میں ہو خواہ کہیں اور مطلقاً حرام و ناجائز ہے''۔

﴿تعلیمات ص ۱۱۴ ، فتاویٰ رضویہ ص ۔۔۔جلد۔۔۔۔﴾

اس جگہ دو باتیں سامنے آئیں:

(۱) شہادت نامے اکثر جھوٹی روایات پر مشتمل ہیں۔

(۲) شہادت نامے کسی قسم کے بھی ہوں وہ پڑھنا اور سننا چاہے میلاد میں ہوں یا کہیں اور وہ حرام ہیں۔

لیکن میرے خیال میں شاید ہی کوئی بریلوی ہو جو محرم اور ربیع الاول میں اس حرام کام سے اجتناب کرتا ہو۔ ہر محفل اور ہر مجلس بے سروپا شہادت ناموں سے مملو ہیں۔

تعزیہ دیکھنا

احمد رضا کی نصیحت دیکھیں:

''تعزیہ آتا دیکھ کر اعراض وگردانی کریں اس کی جانب دیکھنا ہی نہ چاہیے اس کی ابتداء سنا جاتا ہے کہ امیر تیمور بادشاہ دہلی کے وقت سے ہوئی''۔

﴿عرفان شریعت ص ۱۹ انذیر سنز لاہور﴾

تعزیہ دیکھ کر منہ موڑنے کا حکم دیکھیں اور پھر آج کے بریلوی حضرات کا عمل دیکھیں کس طرح تعزیہ کے جلوسوں میں شرکت کرتے ہیں اور پھر سبیلیں لگا کر ان ماتم کرنے والے شیعوں کو پانی پلاتے ہیں۔کیا یہ سب تعاون علی الاثم والعدوان کی مد میں داخل نہیں ہے۔

احمد رضا تو تعزیہ دیکھ کر منہ پھیر دینے کا کہہ رہے ہیں اور بریلوی ان تعزیہ داروں کو پانی اور شربت پلا کر مزید ایسی برائیاں کرنے پر قوت باندھ رہے ہیں۔

انبیاء کرام اور اصحاب عظام کے گستاخوں کے ساتھ اس طرح کا تعاون کرنے کا جواب تو روزِ قیامت بریلوی رضا خانیوں کو دینا ہوگا کو دینا ہوگا لیکن دنیا میں بھی یہ لوگ اپنا شمار انھیں میں کروا رہے ہیں،اور یہ پھٹکار اپنے سر لے رہے ہیں۔

اہلسنت والجماعت دیوبند کے ساتھ بیٹھنے کو حرام سمجھنے والے اور ان سے اتحاد کو شیطانی اتحاد کہنے والے ذرا دیکھئے کس طرح گستاخان انبیاء کرام وازواجِ مطہرات وصحابہ عظام کو دودھ بھرے پیالوں کے شربت پلا رہے ہیں۔یہ عشق محمد ﷺ ومحبت صحابہ رضوان اللہ علیھم کے تقاضے کے سراسر خلاف ہے۔بریلویوں کی طرف سے محرم میں سبیلیں لگا کر دشمنان صحابہ کو

سیراب کرنے کے عمل کا شاید کسی کو پتہ نہ چلتا۔

لیکن ۱۴۳۱ھ محرم کے جلوس میں ہونے والے دھماکے میں جب بہت سے روافض ہلاک ہوئے اور حکومت نے ان کے اہل خانہ کے لیے سرکاری فنڈ سے ایک ایک لاکھ روپے کا اعلان کیا تو رضا خانی بھی اپنا کشکول لے کر پہنچ گئے کہ حکومت کو اس بات کا احساس نہیں ہے کہ اس میں اہل السنّت والجماعت کا بھی نقصان ہوا ہے افراد بھی ہمارے شہید ہوئے اس لیے کہ جلوس میں لوگوں کو پانی پلانے کے لیے سنی (بریلوی) بھی قومی اخبار ۲۹ دسمبر ۲۰۰۹ صفحہ ۲، حاجی حنیف طیب بریلوی سیکریٹری مرکزی جمیعت علماء پاکستان کا یہ چشم کشا انکشاف روافض اور رضا خانی جوڑ کا کیسا کھلا ثبوت ہے۔

دشمنان انبیاء کرام وصحابہ عظامؓ واہلسنت وازواج مطہرات کے ساتھ ایسا برتاؤ رضا خانیت کے منہ پر کیا زوردار طمانچہ ہے۔اور یہ شربت پلانے والے رضا خانی مذہب کے کوئی عوام نہیں ہے بلکہ انجمن طلباء اسلام کے سابق رہنما اور فیض رضا اکیڈمی کے سربراہ فاروق کبیر بھی اس دھماکے میں ہلاک ہوئے۔قومی اخبار ۲۹ دسمبر ۲۰۰۹ اوپر کی سطح پر روافض کے ساتھ یہ گٹھ جوڑ کس بات کی غمازی کر رہا ہے

ان تعزیہ داروں میں بریلوی حضرات کی شرکت کس مقصد سے تھی وہ تو آپ نے پڑھ لی۔لیکن اگر یہ شرکت ویسے ہی تماشہ بینی کے لیے ہی ہوتی تو اس کے متعلق بھی احمد رضا خان کا کہنا ہے کہ:

غرض تعزیہ داروں میں لہو ولعب سمجھ کر جائے تو کیسا ہے۔؟

ارشاد : نہیں چاہیے، ناجائز کام میں جس طرح جان ومال سے مدد کرے گا، یوں سودا بڑھا کر بھی مددگار ہوگا، ناجائز بات کا تماشہ دیکھنا بھی ناجائز ہے۔۔۔
۔۔۔۔۔جو گناہ ان حاضرین پر ہوگا وہ اس پر بھی"۔

﴿ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۲۱۵، حامد اینڈ کمپنی﴾

اور ان تعزیہ داروں کے تماشہ بینوں کے بارے میں احمد رضا خان کا فتویٰ دیکھئے اور پھر دین رضا خانیکے ٹھیکیدار پیشواؤں کی حرکات دیکھئے کہ وہ صرف تماشہ بینی ہی نہیں کر رہے بلکہ اس تعزیہ داری

(بقیہ صفحہ نمبر ۲۶)





اللهم صل على سيدنا محمد وسلم



اھل سنت لائبریری

اہل سنت لائبریری

https://t.me/taqviyatuleemaan

فانوس بن کر جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خُدا کرے

